ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

الہامی کتابوں کی تقدیس اور توہین کے احکامات: اسلامی تعلیمات اور فتاویٰ کی روشنی میں

Sanctity and Blasphemy Rulings of Divine Books: In the Light of Islamic Teachings and Fatwas

Riaz Ahmed
M Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore
Rehana Mureed Ali
PhD Scholar, Dept. of Islamic Studies, GIFT University, Gujranwala, Pakistan.
Lecturer Islamic studies, Govt Post graduate College for Women Daska.

Abstract

This study investigates the reverence requirements and blasphemy rulings concerning other divine books, such as the Torah and the Bible, in the light of Islamic teachings. Drawing from the Quran, Sunnah, classical Islamic texts, fatwas, and the sayings of the Salaf (the pious predecessors), this research highlights the importance of respecting all revealed scriptures, as they are considered divine revelations in Islam. The study explores various Islamic perspectives on the sanctity and treatment of these books, examining how Muslims are instructed to show respect towards them. Furthermore, the research delves into the consequences of blasphemy against these divine texts, as outlined in the Quran and Hadith, and how the four major Islamic schools of thought—Hanafi, Maliki, Shafi'i, and Hanbali—address these issues. By analyzing classical and contemporary fatwas, the study aims to provide a comprehensive understanding of the rulings related to the desecration of other divine books. The findings underscore the significance of interfaith respect and the Islamic imperative to honor all sacred scriptures.

Keywords: *Divine Books, Blasphemy, Reverence, Islamic Law, Interfaith Respect*

تعارف موضوع

یہ تحقیق دیگر آسمانی کتب، جیسے تورات اور انجیل، کی تعظیم کے تقاضوں اور توہین کے احکامات کا جائزہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش کرتی ہے۔ قرآن، سنت، کلاسیکی اسلامی متون، فتاویٰ، اور اقوال سلف کی روشنی میں، یہ تحقیق تمام الہامی کتابوں کے احترام کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے کیونکہ اسلام میں ان کو الہامی وحی کے طور پر مانا جاتا ہے۔ تحقیق میں ان کتابوں کی تقدیس اور برتاؤ کے متعلق مختلف اسلامی نقطہ ہائے نظر کا جائزہ لیا گیا ہے اور مسلمانوں کو ان کے ساتھ کس طرح احترام کا سلوک کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ مزید برآں، یہ تحقیق قرآن و حدیث میں ان الہامی متون کی توہین کے نتائج کو بھی بیان کرتی ہے اور چار بڑے اسلامی مذاہب، حنفی، مالکی، شافعی، اور حنبلی، ان مسائل کو کس طرح حل کرتے ہیں۔ کلاسیکی اور عصری فتاویٰ کا تجزیہ کر کے، یہ تحقیق دیگر الہامی کتابوں کی بے حرمتی سے متعلق احکامات کی جامع سمجھ فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ نتائج بین المذاہب احترام کی اہمیت اور تمام مقدس متون کی تعظیم کے اسلامی فرض کو اجاگر کرتے ہیں۔

الہامی کتابوں کی تفہیم

اللہ تعالیٰ نے جو کتب آسمان سے نازل کی ہیں ان کی تعداد چار ہے تورات موسی علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیں۔ ایک طرف تو یہ قرآنی اصول ہے اور دوسری طرف یہ ایک حکمت بھی ہے کہ جس طرح مسلمان اپنی الہامی کتاب سے محبت کرتے ہیں اور بظاہر اس کا بہت احترام کیا جاتا ہے۔ ہر مذہب کی ایک مقدس اور الہامی کتاب ہے، بھلے ہی اس میں کچھ تحریفات ہوں۔ قرآن مجید کی طرح وہ انہیں بھی محبوب اور قابل احترام کتابیں سمجھتے ہیں۔ اور اس کی شان و شوکت میں توہین اور بے حیائی کو جرم سمجھا جاتا ہے۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ جس طرح لوگوں کی ایک بڑی تعداد قرآن کی تعلیمات سے ناواقف ہے، اسی طرح دوسرے مذاہب کی کتابوں سے بھی زیادہ جہالت اور جہالت ہے۔ البتہ توحید اور آخرت کے حوالے سے تحریف کے باوجود آج بھی ان میں یہی تعلیمات موجود ہیں۔ اخلاقیات کی تعلیمات جیسے سچائی، ہمدردی، امانت اور ایمانداری، پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی وغیرہ سب میں موجود ہیں۔ اس طرح

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

اخلاقی گناہ جیسے جھوٹ،، قتل، خیانت وغیرہ سب کو برا اور ناپسندیدہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن ان تعلیمات کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ قرآن ہے اور اس کی تعلیمات دوسری کتابوں میں بھی موجود ہیں:

وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ -[1]

اور یہ قرآن پہلوں کی لکھی ہوئی کتب میں موجود ہے۔

اور غالبا اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے زبور کو قرآن کہا ہے کہ داؤد علیہ السلام قرآن پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يده -[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے لیے قرآن کو آسان بنادیا گیا۔ وہ اپنی سواری کی تیاری کا حکم دیتے تو اسے تیار کیا جاتا۔ اور اس کی سواری کے جانور کی تیاری سے قبل قرآن پڑھ لیتے اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔

بالکل اسی طرح اسلام دوسروں کے سامنے بھی یہی اصول پیش کرتا ہے کہ وہ اسلام یا کسی بھی مذہب اور اس کی کتب کے بارے میں ادب واحترام کو ملحوظ رکھیں۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ باہمی احترام کا یہ طرز عمل ان کے درمیان خلیج اور فاصلوں کو کم کردے گا۔

الہامی کتابوں کی تحریف:

عہد قدیم کے ابواب کا مطالعہ کرنے والا دیکھتا ہے کہ یہ ابواب یوم آخرت، اس کی نعمتوں اور جہنم کے تذکرے سے خالی ہیں جبکہ بنیادی طور پر یہودی بعث ونشور، حساب کتاب اور جنت و جہنم کا اسی طرح اقرار کرتے ہیں جس طرح قرآن ان کے بارے میں خبر دیتا ہے، چنانچہ ان کا اقرار اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یوم آخرت اور اس سے متعلقہ دیگر امور ان مسائل میں سے ہیں جنھیں اہل کتاب نے چھپایا ہے۔ خاتم الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بشارتوں اور آپ کی صفات کو چھپانا یا انھیں حذف کرکے ان میں تحریف کرنا، یا فاسد تاویلیں کرنا بھی ایسے ہی چھپائے گئے مسائل میں سے ہے۔ ان تمام امور کے بارے میں قرآن کریم حق مبین لے کر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اے اہل کتاب! تمھارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے۔ وہ تمھارے لیے اللہ کی کتاب کی بہت سی ایسی باتیں ظاہر کرتا ہے جنھیں تم چھپاتے تھے، اور وہ بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔ یقینا تمھارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور (حقائق) واضح کرنے والی کتاب آگئی ہے۔“[3]

قرآن کی سابقہ کتابوں پر عمل کرنے سے ممانعت:

قرآن کریم کے مقابلے میں ان کتابوں کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ قرآن کریم نے اپنی جدید اور بابرکت شریعت سے تمام خلا پر کردیے ہیں، جبکہ ان کتابوں میں باطل سرایت کرچکا ہے اور گناہ گار ہاتھ ان کے ساتھ اپنا گھناؤنا کھیل کھیل چکے ہیں، اس لیے اب کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان کتابوں سے کوئی لگاؤ رکھے یا ان کی طرف مائل ہو۔ یہ بات اس امر کے منافی نہیں کہ قرآن کریم نے ان کتابوں کے بہت سے احکام برقرار رکھے ہیں اور انھیں منسوخ نہیں کیا کیونکہ قرآن کریم نے ان احکام کا نئے سرے سے حکم دیا اور ان کا اثبات کیا ہے، لہٰذا ان احکامات پر ہمارا عمل ان کتابوں کی پیروی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے ہے کہ قرآن کریم نے انھیں تسلیم کیا ہے اور ان کا حکم دیا ہے۔ ہر وہ آیت جو شریعتوں کے متحد ہونے پر دلالت کرتی ہے وہ دین کے مقاصد اور عبادات اصولوں اور بنیادوں پر محمول ہوگی اور وہ آیات جو شریعتوں کے اختلاف پر دلالت کرتی ہیں وہ فروعات اور عبادات کے ظواہر سے متعلقہ امور پر محمول ہوں گی۔ پہلے اور بعد میں آنے والے تمام احکام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں۔[4]

قرآن عظیم کا سابقہ کتابوں کی تصدیق اور نگرانی کرنا عظمت قرآن کے اہم مظاہر و دلائل میں سے ہے جس سے تمام انبیاء کی کتابوں پر قرآن کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

---

[1] الشعراء 196:26

[2] محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاري ، رياض دار السلام للنشر، كتاب الانبياء ، 2 / 675، رقم الحديث : 3417

3 المائدة15:5

4 الأسفار المقدسة،ص:78-77

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

﴿أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُواْ لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُۥ مِنۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [5]

(مسلمانو!) کیا تمہاری خواہش ہے کہ یہ لوگ ایماندار بن جائیں، حالانکہ ان میں ایسے لوگ بھی جو کلام اللہ کو سن کر، عقل وعلم والے ہوتے ہوئے، پھر بھی بدل ڈالا کرتے ہیں۔

مسیحیوں کے نزدیک انجیل کو کتاب مقدس تسلیم کیا جاتا ہے اور وہ دراصل چار بڑے صحیفوں پر مشتمل ہے۔

1) متی کی انجیل

2))مرقس کی انجیل

3))لوقا کی انجیل

4) یوحنا کی انجیل

ان میں سے کوئی صحیفہ بھی حضرت عیسی علیہ السلام کا نہیں اور یہ کتابیں خود اس قدر خلط ملط ہیں کہ ان پر کچھ بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

(1) پہلی کتاب مسیح کے پیروکار متی سے منسوب ہے اور تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ متی نے نہیں لکھی ہے۔ میتھیو کی اصل کتاب، جسے لوجیا تھا مفقود ہے

(2) دوسری کتاب مرقس سے منسوب ہے اور عام طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ مرقس خود اس کا مصنف ہے، لیکن یہ ثابت ہے کہ وہ یسوع سے نہیں ملا تھا اور نہ ہی وہ اس کے پیروکاروں میں سے ہے۔

(3) تیسری کتاب لوقا ہے، جسے لوقا سے منسوب کیا گیا ہے، یہ بھی کافی مسلم ہے کہ لوقا نے مسیح کو کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھایا۔ وہ پولوس کا شاگرد تھا اور یہ بھی ثابت ہے کہ مسیح اور لوقا کے درمیان روایت کی زنجیر غائب ہے۔

(4) چوتھی کتاب، جسے یوحنا کی انجیل کہا جاتا ہے، جدید تحقیق کے مطابق مشہور یوحنا رسول نے نہیں بلکہ یوحنا نامی شخص نے لکھی ہے۔ یہ کتاب مسیح کے بہت بعد 90 عیسوی میں لکھی گئی تھی۔ یا اس کے بعد بھی. یعنی چار انجیلوں کو مسیح تک پہنچانا ممکن ہے۔ اسی طرح ہندومت بھی۔

توہین کے احکامات

یہ کتب جو کہ اب اپنی اصل پر باقی نہیں ہیں لیکن سد ذریعہ کے طور پر ہمیں پھر بھی ان کی تعظیم کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے

﴿وَلَا تَسُبُّواْ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ فَيَسُبُّواْ ٱللَّهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ﴾ [6]

«108-اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالی کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ براہ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کریں گے ہم نے اسی طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل مرغوب بنا رکھا ہے۔ پھر اپنے رب ہی کے پاس ان کو جانا ہے، سو وہ ان کو بتلا دے گا جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے۔»

یہ سد ذریعہ کے اس اصول پر مبنی ہے کہ اگر ایک مباح کام، اس سے بھی زیادہ بڑی خرابی کا سبب بنتا ہو تو وہاں اس مباح کام کا ترک راجح اور بہتر ہے۔ اسی طرح نبی (ﷺ) نے بھی فرمایا ہے کہ ''تم کسی کے ماں باپ کو گالی مت دو کہ اس طرح تم خود اپنے والدین کے لئے گالی کا سبب بن جاوء گے''۔ [7] امام شوکانی لکھتے ہیں: یہ آیت سد ذرائع کے لئے اصل اصیل ہے۔ [8] اگر آپ ان کی تحریف شدہ کتابوں کی توہین کرو گے تو وہ سد ذریعہ کے طور پر آپ کی حقیقی کتاب کی توہین کریں گے۔

---

5 البقرة2: 75

6 الأنعام6: 108

7 الجامع الصحيح المسلم صحيح مسلم ،أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري،دار الجيل،بيروت ،كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر وأكبرها

8 الشوكانى،فتح القدير، مكتبه الرياض الحديثه بالرياض، 342/5

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

توہین قرآن کے احکامات: قرآن وحدیث میں

قرآن اللہ تعالی کی آخری کتاب ہے جو کہ کلام الہی ہے اس کے ایک ایک حرف کی تلاوت پر نیکیاں ملتی ہیں ایک مسلمان اس کتاب کی توہین کا سوچ بھی نہیں سکتا لیکن بعض شیاطین جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں اور اس کتاب کے ساتھ توہین امیز سلوک کرتے ہیں لیکن کو قرآن کو مذاق بنائے اس کے لیے فرمان باری تعالیٰ واضح ہے

﴿وَلَئِن سَأَلۡتَهُمۡ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلۡعَبُۚ قُلۡ أَبِٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُونَ٦٥ لَا تَعۡتَذِرُواْ قَدۡ كَفَرۡتُم بَعۡدَ إِيمَٰنِكُمۡۚ إِن نَّعۡفُ عَن طَآئِفَةٖ مِّنكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةَۢ بِأَنَّهُمۡ كَانُواْ مُجۡرِمِينَ٦٦﴾ [9]

اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے { یعنی تم جو ایمان ظاہر کرتے رہے ہو۔ اللہ اور رسول کے استہزا کے بعد، اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ گئی۔

بسا اوقات انسان کا ادادہ غلط نہیں ہوتا خطاء سے ایسا سرزد ہو جاتا ہے جبکہ اللہ تعالی اس کتاب کو اٹھانے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں

قرآن کو چھونے کے متعلق فرمان باری تعالی

﴿لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلۡمُطَهَّرُونَ٧٩ تَنزِيلٞ مِّن رَّبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ﴾ [10]

''اسے چھو نہیں سکتے مگر وہی جو بالکل پاک ہیں۔''

ظاہری پاکی کے ساتھ باطنی پاکی بھی لازم قرار دی گئی ہے یعنی اس کو غلط اردے کے ساتھ ہاتھ لگانے والے بھی اس کو ہاتھ لگانے سے بری رہیں

قرآن مجید کی عظمت کے ضمن میں سورۃ عبس میں فرمایا گیا ہے:

﴿كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ - فَمَنْ شَاۗءَ ذَكَرَهٗ - فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ - مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ - بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ - كِرَامٍ بَرَرَةٍ﴾

''ہر گز نہیں ، یہ تو ایک نصیحت ہے۔ پس جو کوئی چاہے اسے قبول کرے۔ یہ ایسے صحیفوں میں درج ہے جو باعزت ہیں ، بلند مرتبہ ہیں ، پاکیزہ ہیں۔ ایسے کاتبوں کے ہاتھوں میں ہیں جو معزز اور نیک ہیں۔''

آیت زیر مطالعہ میں اَلْمُطَھَّرُوْن سے مراد فرشتے ہیں اور یمسّہٗ میں ہٗ کی ضمیر کا تعلق ''کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ'' سے ہے۔ مواقع النُّجوم کی قسم کا مقسم علیہ یہ ہے کہ یہ ایک نہایت باعزت اور برتر کلام ہے۔ یہ اللہ تعالی کے پاس ایک محفوظ کتاب میں ہے ، جس تک اس کے پاک فرشتوں کے سوا کسی کی بھی رسائی نہیں۔ یعنی اس کو صرف ملائکہ مقربین ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں ، جنات اور شیاطین وہاں پھٹک بھی نہیں سکتے۔

﴿ذَٰلِكَۖ وَمَن يُعَظِّمۡ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقۡوَى ٱلۡقُلُوبِ﴾ [11]

یہ سن لیا اب اور سنو! اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے یہ ہے.

شعائر شعیرہ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں علامت اور نشانی کے ہیں جیسے جنگ میں ایک شعار (مخصوص لفظ بطور علامت) اختیار کر لیا جاتا ہے جس سے وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہنچانتے ہیں اس اعتبار سے شعائر اللہ وہ ہیں، جو جو اسلام کے نمایاں امتیازی احکام ہیں، جن سے ایک مسلمان کا امتیاز اور تشخص قائم ہوتا ہے اور دوسرے اہل مذاہب سے الگ پہچان لیا جاتا ہے، صفا، مروہ پہاڑیوں کو بھی اس لئے شعائر اللہ کہا گیا ہے کہ مسلمان حج و عمرے میں ان کے درمیان سعی کرتے ہیں۔ یہاں حج کے دیگر مناسک خصوصاً قربانی کے جانوروں کو شعائر اللہ کہا گیا ہے۔ اس تعظیم کو دل کا تقوی قرار دیا گیا ہے۔ یعنی دل کے ان افعال سے جن کی بنیاد تقوی ہے۔ [12]

اس کے علاوہ اس آیت کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ قرآن کے اصل لب لباب تک پہنچنے اور اس کی ہدایت سے مستفیض ہونے کے لیے باطنی صفائی ضروری ہے۔

---

9 التوبة9: 65-66

10الواقعة56: 79-80

11 الحج22: 32

12 تفسیر محمد ی سورۃ الحج :32

قرآن کے مثل کتاب بنانے کی رائیگاں کوشش

﴿وَإِن كُنتُمۡ فِي رَيۡبٖ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلَىٰ عَبۡدِنَا فَأۡتُواْ بِسُورَةٖ مِّن مِّثۡلِهِۦ وَٱدۡعُواْ شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ﴾[13]

توحید کے بعد اب نبوت کی تصدیق کی جارہی ہے کفار مکہ کو خطاب کر کے فرمایا جارہا ہے کہ ہم نے جو قرآن پاک اپنے بندے محمد ﷺ پر اتارا ہے اسے اگر تم ہمارا کلام نہیں مانتے تو تم اور تمہارے مددگار سب مل کر پورا قرآن نہیں صرف ایک سورت تو اس جیسی بنالاؤ۔ جب تم ایسا نہیں کر سکتے اور اس سے عاجز ہو تو پھر اس قرآن کے کلام اللہ ہونے میں کیوں شک کرتے ہو؟ «شُهَدَاءَ» سے مراد مددگار اور شریک ہیں۔[14] جو ان کی مدد اور موافقت کیا کرتے تھے، مطلب یہ ہے کہ جنہیں تم اپنا معبود بنا رکھا ہے انہیں بھی بلالو اور ان سے بھی مدد چاہو پھر اس جیسی ایک سورت ہی تو بنالاؤ۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تم اپنے حاکموں اور اپنے زبان دانوں فصیح و بلیغ لوگوں سے بھی مدد لے لو۔[15]

قرآن پاک کے اس معجزے کا اظہار اور ایسا انداز خطاب کئی جگہ ہے سورۃ قصص میں ہے آیت

﴿قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾[16]

یعنی اگر تم سچے ہو تو ان دونوں سے [یعنی توریت و قرآن سے] زیادہ ہدایت والی کوئی اور اللہ کی کتاب لاؤ تو میں بھی اس کی تابعداری کروں گا۔

سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا آیت

﴿قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾[17]

یعنی اگر تمام جنات اور انسان جمع ہو کر اور ہر ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ یہ چاہیں کہ اس جیسا قرآن بنائیں تو بھی ان کے امکان میں نہیں سورۃ ہود میں فرمایا آیت

﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾[18]

یعنی کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ قرآن کو خود اس پیغمبر نے گھڑ لیا تم کہو کہ اگر تم سچے ہو تو تم سب مل کر اور اللہ کے سوا جنہیں تم بلا سکتے ہو بلا کر اس جیسی دس سورتیں ہی بنالاؤ۔

سورۃ یونس میں ہے آیت

﴿وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰي مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾[19]

یعنی یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف سے گھڑا ہوا نہیں بلکہ یہ اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور کتاب تفصیل ہے جس کے اللہ کا کلام ہونے میں کوئی شک نہیں جو رب العالمین کی طرف سے ہے کیا یہ لوگ اسے خود ساختہ کہتے ہیں ان سے کہو کہ اللہ کے سوا ہر شخص کو بلا کر اس قرآن کی سینکڑوں سورتوں میں سے ایک چھوٹی سی سورت جیسی سورت تو بنالاؤ تاکہ تمہارا سچ ظاہر ہو۔

---

13 البقرة2: 23
14 تفسیر ابن جریر الطبری:1/376
15 تفسیر ابن ابی حاتم:1/85
16 القصص28: 49
17 الاسراء17: 88
18 هود11:13
19 یونس10: 38، 37

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

بعض متکلمین نے قرآن کریم کے اعجاز کو ایسے انداز سے بیان کیا ہے جو اہل سنت کے اور معتزلہ کے قول پر مشترک ہے وہ کہتے ہیں کہ یا تو یہ قرآن فی نفسہ معجزہ ہے جو انسان کے امکان میں ہی نہیں کہ اس جیسا بنا لا سکے انہیں اس کا معارضہ کرنے کی قدرت وطاقت ہی نہیں۔ یا یہ کہ گو اس کا معارضہ ممکن ہے اور انسانی طاقت سے باہر نہیں لیکن باوجود اس کے انہیں معارضہ کا چیلنج دیا جاتا ہے اس لیے کہ وہ عداوت اور دشمنی میں بڑھے ہوئے ہیں دین حق کو مٹانے، ہر وقت ہر طاقت کے خرچ کرنے اور ہر چیز کے برباد کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن تاہم قرآن کا معارضہ اور مقابلہ ان سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن اللہ کی جانب سے ہے اگر قدرت وطاقت ہو بھی تو بھی وہ انہیں روک دیتا ہے اور وہ قرآن کی مثل پیش کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ گو یہ پچھلی وجہ اتنی پسندیدہ نہیں تاہم اگر اسے بھی مان لیا جائے تو اس سے بھی قرآن پاک کا معجزہ ہونا ثابت ہوئے جو بطریق تنزل حمایت حق اور مناظرے کی خاطر صلاحیت رکھتا ہے۔ امام رازی رحمہ اللہ نے بھی چھوٹی چھوٹی سورتوں کے سوال کے جواب میں یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

"اگر کوئی کہے کہ سورت کا لفظ سورۃ الکوثر اور سورۃ العصر اور سورۃ «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ» جیسی چھوٹی سورتوں پر بھی مشتمل ہے اور یہ بھی یقین ہو کہ اس جیسی یا اس کے قریب قریب کسی سورت کا بنا لینا ممکن ہے تو اسے انسانی طاقت سے خارج کہنا نری ہٹ دھرمی اور بے جا طرف داری ہے تو ہم جواب دیں گے کہ ہم نے اس کے معجزہ نما ہونے کے دو طریقے بیان کر کے دوسرے طریقہ کو اسی لیے پسند کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ چھوٹی سورتیں بھی فصاحت وبلاغت میں اسی پایہ کی ہیں کہ وہ معجزہ کہی جا سکیں اور انکار تعارض ممکن نہ ہو تو مقصود حاصل ہو گیا اور اگر یہ سورتیں ایسی نہیں تو بھی ہمارا مقصود حاصل ہے اس لیے کہ ان جیسی سورتوں کو بنانے کی انسانی قدرت ہونے پر بھی سخت دشمنی اور زبردست کوششوں کے باوجود ناکام رہنا ہے۔ اس بات کی صاف دلیل ہے کہ یہ قرآن مع اپنی چھوٹی چھوٹی سورتوں کے سراسر معجزہ ہے یہ تو رازی رحمہ اللہ کا کہنا ہے۔ لیکن صحیح قول یہ ہے کہ قرآن پاک کی ہر بڑی چھوٹی سورت فی الواقع معجزہ ہے اور انسان اس کی مانند بنانے سے محض عاجز اور بالکل بے بس ہے۔"

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اگر لوگ غور وتدبر سے عقل وہوش سے سورۃ والعصر کو سمجھ لیں تو انتہائی کافی ہے۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جب وفد میں شامل مسیلمہ کذاب کے پاس گئے [تب یہ خود بھی مسلمان نہیں ہوئے تھے] تو مسیلمہ نے ان سے پوچھا کہ تم مکہ سے آ رہے ہو بتاؤ تو آج کل کوئی تازہ وحی بھی نازل ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا ابھی ابھی ایک مختصر سی سورت نازل ہوئی ہے جو بے حد فصیح وبلیغ اور جامع اور مانع ہے۔ پھر سورۃ والعصر پڑھ کر سنائی تو مسیلمہ نے کچھ دیر سوچ کر اس کے مقابلے میں کہا۔ مجھ پر بھی ایک ایسی ہی سورت نازل ہوئی ہے انہوں نے کہا ہاں تم بھی سناؤ تو اس نے کہا یاوبریا وبرانما انت اذنان وصدر وسائك حقر فقر یعنی اے جنگلی چوہے اے جنگلی چوہے تیرا وجود سوائے دو کانوں اور سینے کے اور کچھ بھی نہیں باقی تو سراسر بالکل ناچیز ہے پھر فخریہ کہنے لگا کہو اے عمرو کیسی کہی؟ انہوں نے کہا مجھ سے کیا پوچھتے ہو تو خود جانتا ہے کہ یہ سراسر کذب وبہتان ہے بھلا کہاں یہ فضول کلام اور کہاں حکمتوں سے بھرپور وہ کلام؟ لیکن ""مسیلمہ کذاب"" اہل یمامہ میں سے ایک ایسا شخص تھا جس نے قرآن کا مقابلہ کرتے ہوئے اس جیسی آیات بنانے کی ناکام کوشش کی، جس میں تفریحی پہلو زیادہ پایا جاتا ہے، یہاں پر اس کے چند جملے نقل کرنا مناسب ہو گا: سورہ ""الذاریات"" کے مقابلہ میں یہ جملے پیش کئے:

"وَالمُبذراتِ بذراً والحاصداتِ حَصداً والذّاريات قَمحاً والطاحناتِ طحناً والعاجناتِ عَجناً والخَابِزاتِ خُبزاً والثارداتِ ثَرداً واللاقماتِ لقماً إهالة وسَمناً"[20]

"یعنی قسم ہے کسانوں کی، قسم ہے بیج ڈالنے والوں کی، قسم ہے گھاس کو گندم سے جدا کرنے والوں کی اور قسم ہے گندم کو گھاس سے جدا کرنے والوں کی، قسم ہے آٹا گوندھنے والیوں کی اور قسم ہے روٹی پکانے والیوں کی اور قسم ہے تر اور نرم لقمہ اٹھانے والوں کی""!!

يا ضفدع بنت ضفدع، نقیّ ما تنقين، نِصفک فی الماء و نِصفک فِی الطین لا الماء تکدّرین ولا الشارب تمنعين[21]

---

20 اعجاز القرآن رافعی3

21 تفسیر نمونه ، جلد ۱، صفحه ۱۳

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

"اے مینڈک بنت مینڈک! جو تو چاہے آواز دے! تیرا آدھا حصہ پانی میں اور آدھا کیچڑ میں ہے، تو نہ پانی کو خراب کرتی ہے اور نہ کسی کو پانی پینے سے روکتی ہے"

آثار و فتاوی اور اقوال سلف (شرح من قبلنا) میں

قرآن کریم کا احترام ہر انسان ہر لازم و ملزوم ہے اس میں کوتاہی کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے اگر کوئی توہین قرآن کے صریح عمل کا مرتکب ہوتا ہے تو جمہور علماء نے کہا ہے کہ اس کی نیت کو معلوم کیا جائے گا بات صرف اس کے عمل تک محدود نہیں رکھی جائے گی البتہ اگر کوئی ایسا عمل کرتا جیسے قرآن کو گندگی والی جگہوں پر پھینکنا توہین اس پر اجماع ہے اور اہل علم نے ایسا کرنے والے کے عمل کو نیت تک محدود نہیں رکھا کیونکہ بنیادی اصول یہ ہے کہ قرآن کو گندی جگہوں پر پھینکنا خدا تعالی کے کلام کی حقارت میں شامل ہے۔

لیکن بعض شافعی فقہاء نے یہ شرط رکھی ہے کہ یہ صرف اس حقیقت تک محدود ہونا چاہیے کہ ایسی کوئی دلیل نہ ہو جو حقارت کی کمی پر دلالت کرتی ہو- جیسے کہ کافر کہے جانے کے خوف سے قرآن کو مٹی میں پھینکنا، یا جیسے اس صورت میں کوئی کفر نہیں ہے۔

امام نبوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

أَجْمَعُوا عَلَى أَنْ مَنِ اسْتَخَفَ بِالْقُرْآنِ، أو بِشَيء منه، أو بالمصحف، أو ألقاه في قاذورةكفر.[22]

ان کا اجماع ہے کہ جو شخص قرآن، یا اس کے کسی حصے یا قرآن کی تحقیر کرے، یا اسے گندگی میں ڈالے کفر ہے

امام ابن تیمیہ کا قول

قَدْ اتَفَق المسلمون على أن من استخف بالمصحف؛ مثل أن يلقيه في الحش، أو يركضه برجله إهانة له، أنه كافر مباح الدم[23]

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص قرآن کی توہین کرتا ہے۔ جیسے کہ اسے گھاس میں پھینکنا، یا اس کی توہین کے طور پر اسے اپنے پاؤں سے روندنا، یعنی وہ کافر ہے جس کا خون جائز ہے۔

تقی الدین السبکی کا قول

يَحْكُمُ عَلَى مَنْ سَجَدَ للصنم، أو ألقى المصحف في القاذورات بالكفر، وإن لم يجحد بقلبه: لقيام الإجماع على تكفير فاعل ذلك[24]

جو شخص کسی بت کو سجدہ کرے یا قرآن کو گندگی میں ڈالے وہ کافر قرار پاتا ہے، خواہ وہ دل میں اس کا انکار نہ کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے والے کی تکفیر پر اجماع تھا۔

احناف میں ابن عابدین رحمہ اللہ کا قول

لَو سَجَدَ لِصَنَمٍ، أو وضع مصحفًا في قاذورة فإنه يكفر؛ وإن كان مصدقًا؛ لأن ذلك في حكم التكذيب، كما أفاده في شرح العقائد، وأشار إلى ذلك بقوله للاستخفاف، فإن فعل ذلك استخفاف، واستهانة بالدين فهو أمارة عدم التصديق.[25]

اگر وہ کسی بت کو سجدہ کرے یا قرآن کو گندی جگہ پر رکھے تو وہ کافر ہے۔ یہاں تک کہ اگر یقین کیا جائے؛ اس لیے کہ یہ کفر کے حکم کے تحت ہے جیسا کہ اس نے عقائد کی وضاحت میں بیان کیا ہے اور اس کو حقیر کہہ کر ذکر کیا ہے، اس لیے اگر وہ ایسا کرے کہ یہ دین کو ذلیل اور پست کرنا ہے تو یہ کفر کی علامت ہے۔ آہ

مالکی امام خلیل کا قول

---

22 أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي ،الناشر: دار الفكر،بيروت:

23 مجموع الفتاوى" شيخ الإسلام تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن تيمية ،ص8 / 425

24 السبكي ،أبو الحسن تقي الدين علي بن عبد الكافي ، فتاوى السبكي، دار المعرفة بيروت،585/2.

25 الدر المختارمع رد المختار،605/9.

كُفْرُ الْمُسْلِمِ بِصَرِيحٍ، أَوْ لَفْظٍ يَقْتَضِيهِ، أَوْ فِعْلٍ يَتَضَمَّنُهُ كَإِلْقَاءِ مُصْحَفٍ بِقَذِرٍ، وشَدِّ زُنَّارٍ.[26]

کسی مسلمان کا صریح کفر، یا کسی ایسے لفظ سے جو اس پر دلالت کرتا ہو، یا ایسا عمل جو اس پر دلالت کرتا ہو: جیسے کہ گندا قرآن پھینکنا۔

شرح الکبیر میں یوں وارد ہے

(كَإِلْقَاءِ مُصحف بقذر) ولو طاهرا؛ كبصاق، أو تلطيخه به، والمراد بالمصحف ما فيه قرآن ولو كلمة، ومثل ذلك تركه به أي عدم رفعه إن وجده به؛ لأن الدوام كالابتداء، فأراد بالفعل ما يشمل الترك إذ هو فعل نفسي، ومثل القرآن أسماء الله، وأسماء الأنبياء، وكذا الحديث كما هو ظاهر، وحرق ما ذكر إن كان على وجه الاستخفاف فكذلك، وإن كان على وجه صيانته؛ فلا ضرر، بل ربما وجب، وكذا كتب الفقه إن كان على وجه الاستخفاف بالشريعة فكذلك، وإلا فلا[27]

(جیسے گندہ قرآن پھینکنا) خواہ وہ پاک ہی کیوں نہ ہو۔ جیسے تھوکنا، یا اس کے ساتھ مسلط کرنا، اور قرآن سے مراد یہ ہے کہ اس میں قرآن، حتیٰ کہ ایک لفظ بھی نہیں ہے، اور اس کی مثال اس کے ساتھ چھوڑنا ہے، یعنی اسے ہٹانا نہیں۔ ایک اسے اس میں تلاش کرتا ہے۔ کیونکہ مستقل مزاجی ابتداء کی طرح ہے، اس لیے اس نے عمل سے مراد ترک کرنا بھی شامل ہے کیونکہ یہ ایک نفسیاتی عمل ہے، اور قرآن کی طرح خدا کے نام، اور انبیاء کے نام اور اسی طرح حدیث جیسا کہ ظاہر ہے، اور جس چیز کا تذکرہ کیا گیا ہے اگر وہ حقارت کے طور پر ہے تو اسے بھی جلانا اور اگر اسے محفوظ رکھنے کے طریقے سے ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور شاید واجب ہے، اور اسی طرح فقہ کی کتابیں اگر اس طرح سے ہوں کہ شریعت کی توہین ہوتی ہے، تو ایسا ہے، ورنہ نہیں۔

حنبلی فقہ میں ہے

يَحْصِل الكُفرَ بأحد أربعة أمور: بالقول: كَسَبِّ الله تعالى، ورسوله، أو ملائكته، أو ادعاء النبوة، أو الشركة له تعالى. بالفعل: كالسجود للصنم ونحوه، وكإلقاء المصحف في قاذورة. بالاعتقاد: كاعتقاد الشريك له تعالى.[28]

مطالبات کے حصول کے لیے طلبہ کی رہنمائی میں کہا گیا ہے کہ کوئی مراعات نہیں ہیں۔ الکرمی: کفر چار طریقوں میں سے ایک طریقہ سے ہوتا ہے: یہ کہنے سے: اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، یا اس کے فرشتوں کی توہین کرنا، یا نبوت کا دعویٰ کرنا، یا اس کے ساتھ شرک کرنا۔ درحقیقت: جیسے کسی بت کو سجدہ کرنا، یا قرآن کو مٹی میں پھینک دینا۔ عقیدہ کے اعتبار سے: خدا تعالیٰ پر ایک ساتھی کے اعتقاد کی طرح۔

شافعی فقہ کے مطابق

فَقَدْ جَاءَ فِي شرح المحلي على منهاج الطالبين: (والفعل المكفر ما تعمده استهزاء صريحا بالدين أو جحودا له كإلقاء مصحف بقاذورة) بإعجام الذال، (وسجود لصنم أو شمس) فكل من الثلاثة ناشئ عن استهزاء بالدين أو جحود له.[29]

---

26 مختصر خليل ،للشيخ خليل بن إسحاق الجندي، مركز نجيبويه للمخطوطات وخدمة التراث، القاهرة - جمهورية مصر العربية،102/2.

27 محمد بن أحمد بن عرفة الدسوقي المالكي،كتاب الشرح الكبير للشيخ الدردير وحاشية الدسوقي، دار الفكر،301/4.

28 مرعي بن يوسف بن أبى بكر بن أحمد الكرمى المقدسي الحنبلى ، جاء في دليل الطالب لنيل المطالب لمرعي الكرمي، دار طيبة للنشر والتوزيع، الرياض، 323

29 مجموعة من الباحثين بإشراف الشيخ عَلوي بن عبد القادر السقاف، الموسوعة العقدية، الناشر: موقع الدرر السنية على الإنترنت 496/6.dorar.net

جہاں تک شافعی مکتب فکر کا تعلق ہے: یہ منہاج الطالبین پر المحلی کی تفسیر میں کہا گیا ہے: (کافر وہ عمل ہے جو جان بوجھ کر دین کا کھلم کھلا مذاق اڑانے یا اس کے انکار میں کیا جائے، جیسے پھینکنا۔ گندگی کے ساتھ قرآن) محاوراتی ضمیر کے ساتھ، (اور کسی بت یا سورج کو سجدہ کرنا) تینوں میں سے ہر ایک مذہب کا مذاق اڑانے یا اس سے انکار کا نتیجہ ہے۔

امام قلیوبی شافعی کا قول

(كَإِلقاء مُصحف بقاذورة) المراد بالمصحف ما فيه قرآن، ومثله الحديث، وكل علم شرعي، أو ما عليه اسم معظم، قال شيخنا الرملي: ولا بد في غير القرآن من قرينة تدل على الإهانة، وإلا فلا. [30]

اور اس پر قلیوبی کی تفسیر میں ہے: (جیسے قرآن کو مٹی کے ساتھ پھینکنا) قرآن سے مراد وہ ہے جو قرآن پر مشتمل ہے، اور اس کی مثال حدیث ہے، اور ہر شرعی علم، یا جس چیز کا نام ہے۔ اس پر ہمارے شیخ الرملی نے کہا: قرآن کے علاوہ کسی اور چیز میں توہین کا اشارہ ہونا چاہیے، ورنہ ایسا نہیں ہے۔

اسنی المطالب میں ہے

(وَهِيَ قِطْع الإسلام إما بتعمد فعل) ولو بقلبه استهزاء، أو جحودا (كسجود لصنم، وإلقاء مصحف) أو نحوه ككتب الحديث (في قذر استخفافا) أي على وجه يدل على الاستخفاف بهما، وكأنه احترز به في الأولى عما لو سجد بدار الحرب، فلا يكفر كما نقله القاضي عن النص، وإن زعم الزركشي أن المشهور خلافه، وفي الثانية عما لو ألقاه في قذر خيفة أخذ الكفار له، إذ الظاهر أنه لا يكفر به، وإن حرم عليه. اهـ[31]

(جو جان بوجھ کر اسلام کو توڑ رہا ہے) خواہ اس کے دل میں ٹھٹھا کیا گیا ہو، یا کفر کی وجہ سے کیا گیا ہو (مثلاً بت کو سجدہ کرنا، قرآن کو پھینکنا) یا اس طرح کی چیزیں۔ احادیث کی کتابیں (گندی حقارت میں) یعنی اس طرح کہ جو ان کے لیے حقارت پر دلالت کرتی ہے، گویا وہ پہلی صورت میں اس سے محتاط تھا اگر اس نے جنگ کے گھر میں سجدہ کیا تو وہ کافر نہیں ہے۔ متن سے منقول ہے، اگرچہ الزرکشی کا دعویٰ ہے کہ معروف اس کے خلاف ہے، دوسری صورت میں، اگر اس نے خوف سے اسے گندگی میں پھینک دیا تو کافر اسے لے جائیں گے، کیونکہ ایسا لگتا ہے کہ وہ کوئی نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے کافر، چاہے وہ اس پر حرام ہی کیوں نہ ہو۔

امام ہیثمی کا قول

إِنْ دَلَّتِ قَرِينَةَ قَوِية على عدم دلالة الفعل على الاستخفاف كأن كان الإلقاء لخشية أخذ كافر أو السجود من أسير في دار الحرب بحضرتهم فلا كفر [32]

اگر قوی شواہد اس بات پر دلالت کرے کہ عمل حقارت پر دلالت نہیں کرتا، جیسے کہ پھینکنا کسی کافر کو پکڑنے کے خوف سے، یا ان کی موجودگی میں جنگی گھر میں قیدی کا سجدہ کرنا۔ پھر کوئی کفر نہیں ہوتا۔ آہ

الإعلام بقواطع الإسلام میں ہے

30 ایضا۔

31 زكريا الأنصاري ،وفي أسنى المطالب في شرح روض الطالب، 325/2

32 أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي، تحفة المحتاج في شرح المنهاج، الناشر: المكتبة التجارية الكبرى بمصر لصاحبها مصطفى محمد الطبعة: بدون طبعة،91/9

JAHAN-E-TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

وَمِنْهَا: إلقاء المصحف في القاذورات لغير عذر ولا قرينة تدل على عدم الاستهزاء وإن ضعفت.[33]

ان میں سے یہ بھی ہے: قرآن کو بغیر کسی عذر یا ثبوت کے مٹی میں پھینکنا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں کوئی مذاق نہیں ہے، اگرچہ وہ کمزور ہی کیوں نہ ہو۔ آہ

جہاں تک ان کاغذات کا تعلق ہے جن میں قرآن کریم کی ایک آیت ہے ان کا حکم وہی ہے جو قرآن کا ہے جیسا کہ اس سے پہلے الدر المالکی اور قلیوبی الشافعی کے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آخر میں: بنیادی اصول یہ ہے کہ قرآن یا اس سے ملتی جلتی چیز کو گندگی میں پھینکنا توہین قرآن ہے، کیونکہ اس میں خدا کے کلام کی حقارت ہے، جب تک کہ اس بات کا ثبوت نہ ہو کہ کوئی حقارت نہیں ہے، اس صورت میں یہ توہین رسالت ہے۔

قرآن کو ٹھکانے لگانے کا ارادہ اس کو کوڑے میں ڈالنے کا جواز نہیں رکھتا بلکہ قرآن اور اس جیسی چیزوں کا تصرف اس طرح ہونا چاہیے جس سے قرآن کی توہین نہ ہو، اور وہ ہے جلانے سے۔ دفن کرنا یا اس سے ملتے جلتے طریقے ہیں[34]

توہین قرآن کی ایک صورت (قرآن کو خلق قرآن کہنا کے متعلق) آئمہ اربعہ کا مؤقف

قرآن جو کہ اللہ کا کلام ہے اس کو مخلوق کہنا قرآنی کی کس قدر توہین ہے اور اس سے کتنی توہین امیز وجوہ سامنے آتیں ہیں ان کا ادراک کرنا نہ ممکن ہے مثلاًاگر قرآن کو مخلوق مان لیا جائے جیسے گمراہ فرقوں نے کیا اس سے قرآن کے متن کی حفاظت ختم ہو جاتی ہے اور مخلوق میں زندگی اور موت کا حکم ہوتا ہے قرآن کے حدث ہونے کا حکم بھی لازم آتا ہے

ابن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ

یہ شخص اپنی اس حرکت کی وجہ سے کافر ہو گیا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالی کی مقدس کتاب کی بے حرمتی اور توہین کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کا مذاق اڑانے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِه وَرَسُوْلِه كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُوْنَ* لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾ [35]

''کہہ دیجئے کہ تم اللہ کا، اس کی آیتوں کا اور اس کے رسول کا مذاق اڑاتے تھے؟ معذرت نہ کرو، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔''

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ[36]

بدائع الصنائع میں ہے

فَلِلْحَدَثِ أَحْكَامٌ، وَهِيَ أَنْ لَا يَجُوزُ لِلْمُحْدَثِ أداء الصلاة لفقد شرط جَوازها، وهو الوضوء قال - صلى الله عليه وسلم - «لا صلاة إلا بوضوء»، ولا مس المصحف من غير غلاف عندنا، وعند الشافعي يباح له مس المصحف من غير غلاف وقاس المس على القراءة فقال: يجَوز له القراءة فيجَوز له المس. (ولنا) قوله تعالى {﴿لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلۡمُطَهَّرُونَ٧٩﴾} [الواقعة:79] وقول النبي - صلى الله عليه وسلم - «لا يمس القرآن إلا طاهر»، ولأن تعظيم القرآن واجب، وليس من التعظيم مس المصحف بيد حلها حدث، واعتبار المس بالقراءة غير سديد.[37]

4۔التبيان في آداب حملة القرآن (ص: 164) أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676ھ) الناشر: دار الفكر، بيروت:

---

33 أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي السعدي الأنصاري، شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس، الإعلام بقواطع الإسلام من قول أو فعل أو نية أو تعليق مكفر، الناشر: دار التقوى/ سوريا، ص77

34 https://www.islamweb.net/ar/fatwa/460390

35 (التوبه ۹، ۶۵۔ ۶۶)

36 فتاویٰ ابن بازرحمه الله جلددوم -صفحه 21

37 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،دار الكتب العلمية، بيروت، ص1/ 33

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

أجَمع المسلمون على وجَوب تعظيم القرآن العزيز على الإطلاق وتنزيهه وصيانته وأجَمعوا على أن من جَحد منه حرفا مما أجَمع عليه أو زاد حرفا لم يقرأ به أحد وهو عالم بذلك فهو كافر قال الامام الحافظ أبو الفضل القاضي عياض رحمه الله أعلم أن من استخف بالقرآن أو بشئ منه أو سبه أو جَحد حرفا منه أو كذب بشئ مما صرح به فيه من حكم أو خبر أو أثبت ما نفاه أو نفي ما أثبته وهو عالم بذلك أو يشك في شئ من ذلك فهو كافر بإجَماع المسلمين وكذلك إذا جَحد التوراة والإنجَيل أو كتب الله المنزلة أو كفر بها أو سبها أو استخف بها فهو كافر تنبيه وقد أجَمع المسلمون على أن القرآن المتلو في الأقطار المكتوب في الصحف الذي بأيدي المسلمين مما جَمعه الدفتان من أول الحمد لله رب العالمين إلى آخر قل أعوذ برب الناس كلام الله ووحيه المنزل على نبيه محمد صلى الله عليه وسلم: وأن جَميع ما فيه حق وأن من نقص منه حرفا قاصدا لذلك أو بدله بحرف آخر مكانه أو زاد فيه حرفا مما لم يشتمل عليهالمصحف الذي وقع فيه الإجَماع وأجَمع على أنه ليس بقرآن عامدا لكل هذا فهو كافر قال أبو عثمان بن الحذاء جَميع أهل التوحيد متفقون على أن الجَحد بحرف من القرآن كفر وقد اتفق فقهاء بغداد على استتابة ابن شنبوذ المقرئ أحد أئمة المقرئين المتصدرين بها مع ابن مجَاهد لقراءته وإقرائه بشواذ من الحروف مما ليس في المصحف وعقدوا عليه للرجَوع عنه والتوبة سجَلا أشهدوا فيه على نفسه في مجَلس الوزير أبي بن مقلة سنة ثلاث وعشرين وثلثمائة وأفتى محمد بن أبي زيد فيمن قال لصبي لعن الله معلمك وما علمك قال أردت سوء الأدب ولم أرد القرآن قال يؤدب القائل قال وأما من لعن المصحف فانه يقتل هذا آخر كلام القاضي عياض رحمه الله.[38]

للشيخ عمر بن محمد السبيل:

أن الله عز وجل أخبر أن هذا القرآن الكريم لا يمسه إلا المطهرون إجلالاً له وتعظيمًا، وجاء الإخبار في الآية بصيغة الحصر فاقتضى ذلك حصر ألجواز في المطهرين، وعموم سلبه في غيرهم، والمراد بالمطهرين؛ ألمطهرون من الأحداث والأنجاس من بني آدم.[39]

مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج

(والفعل المكفر ما تعمده) صاحبه (استهزاء صريحا بالدين أو جحودا له كإلقاء مصحف) وهو اسم للمكتوب من كلام الله بين الدفتين (بقاذورة) بذال معجمة لأنه صريح في الاستخفاف بكلام الله تعالى، والاستخفاف بالكلام استخفاف بالمتكلم.[40]

منح الجليل شرح مختصر خليل

وإن كتب مصحف بمداد متنجس محي بماء طهور أو أحرق فإن زالت عين النجاسة وبقي حكمها بثوب، أو منديل، أو نعل جاز الانتفاع به في المسجد.[41]

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع

وأما بيان ما يظهر به فنقول: إنه يظهر به سائر حقوق العباد من الإقرار والبينة والنكول وعلم القاضي، ويقبل فيه شهادة النساء مع الرجال، والشهادة على الشهادة، وكتاب القاضي إلى القاضي، كما في سائر حقوق العباد، وروى الحسن عن أبي حنيفة - رحمهما الله - لا يقبل فيه شهادة النساء،

---

38 التبيان في آداب حملة القرآن ،أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي ،الناشر: دار الفكر،بيروت،ص: 164
39حكم الطهارة لمس القرآن الكريم ،للشيخ عمر بن محمد السبيل،الناشر: دار الفكر،بيروت ،ص: 4
40 مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاجمحمد بن أحمد الخطيب الشربيني ،دار الكتب العلمية، بيروت،ص 5/ 431
41 منح الجليل شرح مختصر خليل ،دار الفكر،بيروت،ص1/ 56

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

والصحيح هو الأول؛ لأنه حق العبد على الخلوص فيظهر بما يظهر به حقوق العباد، ولا يعمل فيه الرجوع كما لا يعمل في القصاص وغيره، بخلاف الحدود الخالصة لله تعالى، والله تعالى - عز شأنه - أعلم بالصواب، وإليه المرجع والمآب.[42]

تبيين الحقائق وحاشية الشلبي

ويثبت التعزير بشهادة رجلين أو رجل وامرأتين لأنه من جنس حقوق العباد ولهذا تقبل فيه الشهادة على الشهادة ويصح العفو عنه وشرع في حق الصبيان والتكفيل.[43]

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر

وفي التنوير ويكون التعزير بالقتل كمن وجد رجلا مع امرأة لا تحل له إن كان يعلم أنه لا ينزجر بصياح وضرب بما دون السلاح وإلا لا، وإن كانت المرأة مطاوعة قتلهما، ولو كان مع امرأته، وهو يزني بها، أو مع محرمه وهما مطاوعتان قتلهما جميعا مطلقا وعلى هذا المكابر بالظلم وقطاع الطريق وصاحب المكس وجميع الظلمة بأدنى شيء قيمة ويقيمه كل مسلم حال مباشرة المعصية وبعدها ليس ذلك لغير الحاكم حتى لو عزره بعد الفراغ منها بغير إذن المحتسب فللمحتسب أن يعزر المعزر.[44]

13-الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (7/ 5594) دار الفكر - سوريَّة – دمشق:

التعزير بالقتل سياسة:

أجاز الحنفية والمالكية : أن تكون عقوبة التعزير كما في حال التكرار (العود) أو اعتياد الإجرام، أو المواقعة في الدبر (اللواطة)، أو القتل بالمثقل عند الحنفية: هي القتل، ويسمونه القتل سياسة، أي إذا رأى الحاكم المصلحة فيه، وكان جنس الجريمة يوجب القتل.[45] وقد أفتى أكثر فقهاء الحنفية بناء عليه بقتل من أكثر من سب النبي صلّى الله عليه وسلم من أهل الذمة، وإن أسلم بعد أخذه، وقالوا: يقتل سياسة. وأجمع العلماء كما قال القاضي عياض في الشفا على وجوب قتل المسلم إذا سب النبي صلّى الله عليه وسلم، لقوله تعالى: {إن الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة وأعد لهم عذاباً مهيناً}

معين الحكام فيما يتردد بين الخصمين من الأحكام

إذا وجد عند المتهم بعض المتاع المسروق وادعى المتهم أنه اشتراه ولا بينة له - فهو متهم بالسرقة ولا سبيل للمدعي إلا فيما بيده، فإن كان غير معروف بذلك فعلى السلطان حبسه والكشف عنه، وقد صح عنه - عليه الصلاة والسلام - أنه حبس في تهمة، وإن كان معروفا بالسرقة فإنه يطال في حبسه حتى يقر. (مسألة): إذا كان المدعى عليه متهما قال بعضهم: يمتحن بالسجن بقدر رأي الإمام. وكتب عمر بن عبد العزيز أنه يحبس حتى يموت: يعني إذا لم يقر، وبه قال أبو الليث.[46]

معين القضاة للشيخ شمس الحق الأفغاني

إذا رفع للقاضي رجل يعرف بالسرقة والدعارة فادعى عليه بذلك رجل فحبسه لاختبار ذلك فأقر في السجن بما ادعى عليه من ذلك فذلك يلزمه وهذا الحبس خارج عن الإكراه وقال في شرح التجريد في مثله، وإن خوّفه بضرب سوط أو حبس يوم حتى يقر، فهذا ليس بإكراه وقال محمد ليس في هذا وقت

---

42 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع،دار الكتب العلمية، بيروت، ص7/ 65

43 تبيين الحقائق وحاشية الشلبي ،المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق، القاهرة،3/ 211

44 مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر ،دار إحياء التراث العربي،بيروت،ص1/ 609

45 الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي ،دار الفكر - سوريَّة – دمشق،ص7/ 5594

46 معين الحكام فيما يتردد بين الخصمين من الأحكام دار الفكر،بيروت،ص: 178

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

لأن الناس متفاوتون في ذلك، فرب إنسان يغتم لحبس يوم والاخرلا يغتم لتفاوتهم في الشرف والدناءة فيفوض إلى رأي كل قاضي في زمنه۔ [47]

خلاصہ بحث

یہ تحقیق دیگر آسمانی کتب کی تعظیم کے تقاضوں اور توہین کے احکامات کا جامع جائزہ پیش کرتی ہے۔قرآن، سنت،اور اسلامی مذاہب اربعہ کی روشنی میں، یہ تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ تمام مقدس کتابوں کا احترام کیا جائے۔ تحقیق بین المذاہب احترام کی اہمیت اور اسلامی قانون میں دیگر الہامی متون کی تعظیم کی تاکید کو واضح کرتی ہے۔ پالیسی سازوں، معلمین،اور مذہبی رہنماؤں کے لیے یہ تحقیق تعلیمی و تربیتی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

47 معين القضاة للشيخ شمس الحق الأفغاني،ميرمحمد كتب خانه كراتشي،ص:71